جمعہ 8- ستمبر 2000ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

CPL 61

روزنامہ

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 8- ستمبر 2CCCء - 9 جمادی الثانی 1421 ہجری- 8 تبوک 1379 ھش جلد 5C-85 نمبر 2C4

گناہ سے نفرت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ اور دوسرے لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ کہ ایک آدمی آیا اور کہا کیا تمہیں شراب کی حرمت کی خبر پہنچی ہے یہ سنتے ہی ابو طلحہ نے کہا شراب کے مٹکے گرادو۔ ابو طلحہ اور ان کے ساتھیوں نے اس شخص سے خبر دینے کے بعد نہ تو اس کے متعلق کوئی سوال کیا اور نہ ہی اس کی تصدیق کرنے کی ضرورت محسوس کی۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب انما الخمر)

جلسہ سالانہ جرمنی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب: 27-اگست 2000ء

طاعون ہمارے لئے مفید ہے' ہمارا خادم ہے' ہماری خدمت کرتا ہے

بیعت کرنے کے ساتھ ہی گناہ چھوڑنے اور نیکی کی طرف چلنے کا خیال خود بخود پیدا ہو گیا

میرے بتائے بغیر حضرت مسیح موعود نے میرے دل کے سوالوں کے جوابات عطا فرما دیئے

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) (قسط نمبر 2)

حضرت امام الدین صاحب ولد محمد صدیق صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور

آپ نے 1890ء یا 1891ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کی اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ بیان کرتے ہیں مولوی کرم دین ساکن بھیں کا مقدمہ جو دو سال چلتا رہا اس میں حضور روزانہ قادیان سے گورداسپور پیشی پر جاتے رہے ہم اس وقت حضور کے ساتھ ہوتے۔ حضور شام کو واپس آتے۔ جب حضور نے دیکھا کہ حکام جان بوجھ کر روزانہ تاریخیں ڈالتے ہیں تو آپ نے گورداسپور میں ایک مکان کرایے پر لیا اور وہاں قیام فرما ہو گئے۔ ہر روز پیشی ہوتی۔ وہاں بڑی جماعت رہتی تھی۔ جب صبح جاتے تو دو عدد گڈیاں (تانگے) ساتھ جاتیں۔ حضور سوار ہوتے باقی جماعت پیدل ساتھ جاتی۔ واپسی پر بھی یہی طریق ہوتا تھا۔ صبح پھر مع جماعت جاتے اور واپس آتے۔ میں عشاء کے بعد حضور کو دبانے کے لئے چلا جاتا۔ حضور فرماتے بعض لوگ دباتے ہیں مگر زور نہیں لگاتے اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر میں صبر کرتا ہوں۔ کسی سے کہتا نہیں ہوں۔ تم اچھا دباتے ہو اور شادی خان اچھا دباتا ہے۔ حضور نے فرمایا جب ہمارا دور ختم ہو جائے گا تو پھر وہاں ایک اجلاس قائم ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس جملے کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ حضرت امام الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ہر روز تاریخیں پڑتی رہیں تو مقامی مسلمانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ آپس میں مقدمہ اچھا نہیں۔ ان کی صلح صفائی کرا دی جائے۔ ان میں بابو غلام حیدر صاحب تحصیلدار، شیخ علی احمد صاحب وکیل اور محمد علی صاحب سررشتہ دار تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود کے پاس آئے کہ صلح صفائی کرا دی جائے۔ شیخ علی احمد صاحب نے گفتگو کی اور بولے آپ مائی باپ ہیں کرم دین کو معاف کر دیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا دعویٰ ان کا ہے میں کیا معاف کروں۔ انہوں نے پھر بڑی عاجزی سے کہا کہ معاف کر دیں۔ حضور نے پھر وہی جواب دیا۔ شیخ صاحب نے تیسری دفعہ یہی کہا تو حضور نے رنج سے فرمایا شیخ صاحب میں خدا سے ایسے باتیں کرتا ہوں جس طرح آپ سے کر رہا ہوں۔ یہ مقدمہ ایماء الٰہی سے ہے۔ جب تک کرم دین اپنے خطوط نہ مان لے جس کا اس نے عدالت میں انکار کیا ہے اس وقت تک کوئی صفائی نہیں ہو سکتی۔ شیخ صاحب نے کہا حکام کی نظر اچھی نہیں حضرت مسیح موعود نے فرمایا حکام کیا کریں گے۔ سزا دیں گے اور کیا کریں گے۔ یہ بات سن کر شیخ صاحب اور ان کے ساتھی اٹھ کر چلے گئے۔

طاعون کے بارے میں رویا

ایک دن (بیت) مبارک کی چھت پر حضور نے اپنی ایک رویا بیان کی اور فرمایا کہ ایک ہاتھی ہے جو میرے سامنے آتا ہے تو ادب سے زانو تہہ کر کے بیٹھ جاتا ہے۔ پھر جنگل کی طرف جست کرتا ہے اور اس کی جانوروں کی ہڈیاں چبانے کی آواز مجھے آتی ہے۔ پھر جست کرتا ہے اور میرے پاس آکر ادب سے دو زانو ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر جست کرتا ہے اور جنگل میں حیوانوں کو دباتا ہے۔ پھر آکر میرے پاس ادب سے بیٹھ جاتا ہے۔ پھر جنگل کی طرف جاتا ہے اور پھر آکر ادب سے بیٹھ جاتا ہے۔

حضور نے اس کی تعبیر یہ کی کہ یہ طاعون کا زمانہ ہے جو میرے لئے مفید ہے۔ طاعون ہمارا خادم ہے۔ ہماری خدمت کرتا ہے۔

جس کے پاؤں نازک ہیں وہ جدا ہو جائے

حضور نے ایک روز فرمایا وہ شخص آج ہی مجھ سے جدا ہو جائے جس کے پاؤں نازک ہیں کیونکہ ہمارے راستے میں کانٹے بہت ہیں۔ حضور نے فرمایا ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ لوگ کہیں کہ وہ احمدی جا رہا ہے۔ یعنی فرق ایسا صاف ظاہر ہو۔ مخالف مجھے کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہے۔ اگر میں مجنون ہوں تو مجنون کی کسی کو کیا پرواہ ہوتی ہے۔ میراں بخش مجنون ہے کوئی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان مخالفوں کے دل میں کوئی اور بات ہے۔

اعراب کے بارے میں

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (بیت) مبارک کی چھت پر تشریف فرما تھے۔ اس وقت قادیان کے کمہاروں نے بیعت کی۔ حضرت میر ناصر

مسلسل صفحہ 2 پر

پروگرام جلسہ جرمنی 2000ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے موقع پر مختلف پروگرام دوبارہ درج ذیل شیڈول کے مطابق ایم ٹی اے پر نشر کئے جا رہے ہیں۔ سابقہ شائع شدہ پروگرام میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے احباب اسے ملحوظ رکھیں اور استفادہ فرمائیں۔

بروز جمعہ 8/ستمبر 2000ء

6-30 p.m. حضور انور کے ساتھ مجلس عرفان (ریکارڈ: 25/اگست 2000ء)

بروز ہفتہ 9/ستمبر 2000ء

9-00 a.m. مجلس عرفان (دوبارہ)

5-00 p.m. حضور انور کا خواتین سے خطاب

باقی صفحہ 2 پر

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کا شاندار نتیجہ

○ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کا ایف اے۔ ایف ایس سی سال 2000ء کا رزلٹ انتہائی شاندار رہا۔

مجموعی طور پر عزیزم کاشف ندیم چوہدری ابن مکرم چوہدری حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ (وکالت وقف نو) 881 نمبر حاصل کر کے تمام گروپس میں اول رہے۔ عزیزم ضیاء اللہ ولد مکرم حمید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ 863 نمبر حاصل کر کے دوئم اور عزیزم موسیٰ احمد خان ولد مکرم نعیم احمد خان صاحب 651 نمبر حاصل کر کے سوئم رہے۔

کل 64 طلباء میں 34 فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ 24 طلباء سیکنڈ ڈویژن میں اور ایک طالب علم تھرڈ ڈویژن میں دو طلباء کی کمپارٹمنٹ آئی اور تین طلبا غیر حاضر رہے اس طرح نصرت جہاں اکیڈمی کا رزلٹ فیصل آباد بورڈ کے بہترین رزلٹ میں سے ہے۔

باقی صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نواب صاحب نے کہا کہ اعرابی کفر میں بہت شدید ہیں۔ ان لوگوں کو کچھ سمجھ نہیں ہوتی بس دیکھا دیکھی بیعت کر لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا میر صاحب سارے لوگ یکساں نہیں ہوتے سکھواں والے ہیں۔ وہ تو ایسے نہیں۔

ایک روز (بیت) مبارک میں فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ 27 کو ایک واقعہ ہمارے متعلق۔ چنانچہ حضور نے 26 مئی 1908ء کو وفات پائی اور 27 مئی کو آپ کی تدفین ہوئی۔

ایک روز (بیت) مبارک میں حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ بٹالے کا ذکر آگیا۔ حضور نے فرمایا بٹالے کی زمین بڑی خبیث ہے۔ اس وقت بٹالے والا حکیم محمد اشرف بھی وہیں موجود تھا۔ بٹالہ قادیان سے 12 میل دور ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اب یہ بٹالہ 6 میل پر آگیا ہے۔

حضور کی عطا کردہ دوا کی برکت

حضرت امام الدین صاحب نے فرمایا میرا بیٹا جس کا نام فیروز تھا وہ بیمار ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود نے اسے دیکھا تو فرمایا اسے گھر لے جاؤ اس کی ہوا اچھی نہیں۔ میں اسے اپنے رشتہ داروں کے پاس لے گیا۔ وہاں جا کر وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود نے (بیت) اقصیٰ میں جنازہ پڑھایا۔ اس سے پہلے میرے تین چار بچے فوت ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا رحم میں کمزوری ہوتی ہے اس لئے بچہ پرورش نہیں پاتا۔ جس طرح آوے میں اینٹ کچی رہ جاتی ہے۔ اسی طرح رحم میں کمزوری کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ حضور گھر سے سرخ رنگ کی فولاد کی دوا نکال کر لائے اور فرمایا جب آئندہ 4 ماہ کا حمل ہو تو یہ دوائی پانی کے ساتھ چند رتی کھلا دینا اور پیدائش تک دوا استعمال کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقی اولاد زندہ ہے۔ یہ نسخہ بہت آزمایا ہے بہت فائدہ مند ہے۔ بقائے نسل کے لئے بہت مفید ہے۔

انہی کے ایک لڑکے کو جس کا نام بشیر احمد ہے ران میں گلٹی نکل آئی۔ کسی نے قادیان میں اطلاع دے دی کہ سکھواں میں لڑکے کو طاعون ہو گیا ہے۔ میں قادیان آیا تو حضرت مسیح موعود نے دریافت فرمایا کہ کیا کسی بچے کو طاعون ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا لوگوں نے غلط کہا ہے۔ گلٹی ضرور نکلی تھی مگر بخار نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ طاعون نہیں۔

حضرت نادر خان صاحب ولد جہاں خان صاحب ضلع جہلم

آپ نے 1897ء میں تحریری بیعت کی اور 1901ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ جب 1897ء میں میں نے بذریعہ چٹھی بیعت کی اس وقت میں افریقن پولیس میں ممباسہ ایسٹ افریقہ میں ملازم تھا۔ بابو محمد افضل صاحب نے اس علاقے میں احمدیت پھیلائی۔ میری بیعت کا محرک بابو اسحاق صاحب بھیروی اوورسیئر ہوئے۔ میرے ساتھ دو دوسرے دوستوں نے بھی بیعت کی۔ ان کے نام بدر دین ٹھیکیدار اور فضل دین تھے۔ ان دونوں کو بیعت کی منظوری کی چٹھی نہیں ملی اور نہ ان کی حالت میں کوئی تبدیلی ہوئی۔

حضرت مسیح موعود کا معجزہ

منظوری کی چٹھی صرف مجھے ملی۔ اور خود بخود میرے حالات میں تبدیلی ہونی شروع ہو گئی۔ گناہ چھوڑنے اور نیکی پر چلنے کا خیال پیدا ہو گیا۔ یہ حضرت مسیح موعود کا معجزہ ہے بہت بڑا معجزہ ہے۔

حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا اصل معجزہ یہی ہے کہ دل کی حالت بدل جائے۔ اور نیکی کی حالت عطا ہونی شروع ہو جائے۔

حضرت نادر خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1901ء میں میں نے دستی بیعت کی۔ حضرت اقدس (بیت) مبارک کی چھت پر تشریف فرما تھے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ یہ جانے والے ہیں ان کی بیعت لے لی جائے۔ حضور نے بیعت لے لی۔ مجھے کوئی قابل ذکر بات یاد نہیں۔ یہ ہوتا تھا کہ ان دنوں دعائیں بکثرت قبول ہوا کرتی تھیں۔ کوئی غیر معمولی بات ایسی نہ ہوتی تھی جس کی اطلاع بذریعہ خواب پہلے نہ مل جاتی تھی۔

حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحب ولد مرزا محمد علی صاحب محلہ کشمیری ضلع سیالکوٹ

انہوں نے 1901ء میں زیارت اور بیعت کی۔ قادیان میں پہلی بار آمد کے متعلق یہ بتاتے ہیں کہ میں 15 جولائی 1901ء کو سید حامد شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ 5 بجے قادیان پہنچا۔ میرے ساتھ بابو عطا محمد صاحب اوورسیئر بھی تھے۔ جب ہم قادیان پہنچے تو حضرت شاہ صاحب نے ہماری آمد کی اطلاع کرائی۔ نوکر نے آکر کہا کہ اندر آ جاؤ۔ ہم (بیت) مبارک کی شمالی سیڑھیوں سے جس کی کھڑکی مشرق کی طرف ہے (بیت) مبارک میں داخل ہوئے۔ صحن میں ایک تخت پوش بچھا تھا اس پر بیٹھ گئے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی تشریف لے آئے۔

بتائے بغیر سوالوں کے جواب

تھوڑی دیر کے بعد حضرت مسیح موعود ننگے سر تشریف لائے آپ مغربی کمرے کی طرف سے آئے۔ آپ نے ململ کا کھلی آستینوں کا کرتہ پہنا ہوا تھا۔ ان دنوں دفتر وغیرہ کوئی نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے میرے دل کے حالات پر اطلاع پا کر میرے دل میں جو سوالات تھے۔ ان کے جواب میں گفتگو فرمائی۔ حالانکہ میں نے کوئی سوال نہ کیا تھا۔ اس گفتگو سے دل کو تسلی ہو گئی۔

1904ء میں حضور سیالکوٹ تشریف لائے میں خدمت کرتا رہا اور جلسے پر آتا رہا۔

ساری رات

دیر کے بچھڑے یاروں مل کر حال سنایا ساری رات
پیاسی نظروں نے اس مہ سے نور کمایا ساری رات

آنکھوں نے خوشی سے رقص کیا جب برسوں بچھڑا یار ملا
دل نے وصل کی مے پی پی کر ساز بجایا ساری رات

دیکھو میرا پیارا دلبر شب بھر میرے پاس رہا
پہلے مجھ کو لوری دی پھر سر سہلایا ساری رات

کتنے سہانے دن تھے وہ کیا خوب تھیں جلسے کی راتیں
دید میں اسکی گزرا دن اور خواب میں آیا ساری رات

چاند بھی اپنے جوبن پر تھا ہر سو وصل کی خوشبو تھی
تاروں نے بھی جھرمٹ جھرمٹ جشن منایا ساری رات

پروانے پروازوں والے اڑ کر پہنچے شمع تک
ٹوٹے پر سے اک دیوانہ رینگتا آیا ساری رات

ہر روز ہو جلسہ لندن کا ہر شب ہو انکی دید ضیاء
اس سوچ میں ڈوبا بچھڑا ان سے سو نہ پایا ساری رات

ضیاء اللہ مبشر

بقیہ صفحہ 1

بروز اتوار 10/ستمبر 2000ء

6-00 a.m. حضور انور کا خواتین سے خطاب (دوبارہ)

5-00 p.m. حضور انور کا اختتامی خطاب

بروز سوموار 11/ستمبر 2000ء

6-00 a.m. حضور انور کا اختتامی خطاب (دوبارہ)

6-00 p.m. جرمن احباب سے مجلس سوال و جواب۔

بروز منگل 12/ستمبر 2000ء

6-00 a.m. جرمن احباب سے مجلس سوال و جواب (دوبارہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

فیصل آباد بورڈ کا رزلٹ % 50.13 جبکہ اکیڈمی کا رزلٹ %92.31 ہے۔

طلباء کی تعداد اور Percentage کے لحاظ سے نصرت جہاں اکیڈمی کا رزلٹ Top پر ہے۔

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس سے بڑھ کر کامیابیاں عطا فرمائے آمین ثمہ آمین۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم ناہید ساہی صاحبہ

رفتید ولے نہ از دل ما

صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب

چند سال پہلے محترمی و مکرمی مرحوم و مغفور جناب نسیم سیفی صاحب نے روزنامہ الفضل میں "ممنون احسان" کے عنوان سے لکھنے کی دعوت عام دی تو میں نے یہ مضمون لکھنا شروع کیا اسی دوران مجھے امریکہ جانا پڑا سو مضمون ادھورا ہی رہ گیا۔ لیکن یہ مضمون لکھنے کی مجھے بے حد خواہش تھی۔ ایک دن یونہی پچھلے مضامین وغیرہ دیکھ رہی تھی کہ اس نامکمل مضمون پر نظر پڑی۔ سوچا ایسے داعی الی اللہ کے بارے میں نہ لکھنا نہ صرف یہ کہ احسان فراموشی ہوگی بلکہ حق تلفی بھی ہوگی۔ چنانچہ قلم کاغذ تھاما اور مضمون مکمل کرنے کی ٹھان لی۔

اس موضوع پر جب لکھنے لگی تو بہت سال پہلے کا ایک مسحور کن نظارہ یاد آگیا۔ برسات کی ایک تاریک رات تھی، جھینگروں کی مسلسل سیٹیوں اور مینڈکوں کی ٹرٹراہٹ ماحول کے سکوت کو توڑ رہی تھی۔ ہم ماڈل ٹاؤن سے گلبرگ III کی طرف جارہے تھے۔ ہمارا گزر نرسری کے پاس سے ہوا (آجکل اس جگہ نواز شریف پارک ہے) بڑے بڑے ہیبت ناک اور فلک بوس درختوں کے پاس سے گزرتے ہوئے یکدم ایک ننھی منھی چھوٹی سی جھاڑی پر نظر پڑی منہ سے بے ساختہ "سبحان اللہ" نکلا۔ وہ ٹنڈ منڈ بے پتہ جھاڑی جوان درختوں کے سامنے بالکل بے حیثیت تھی۔ ہمیں کبھی نظر نہیں آسکتی تھی۔ اس کے گرد چھوٹے چھوٹے جگمگ جگمگ کرتے جگنوؤں کے جھرمٹ نے روشنی کا ایک گلوب سا بنا رکھا تھا۔ دودھیا روشنی کے سحر میں ہم کچھ دیر کے لئے مسحور ہو کر رہ گئے۔ یہ نور کا ہالہ جسے میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی دودھیا روشنی کا ایک سائبان سا تھا جس نے اس جھاڑی کو اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا۔ وہ نظارہ آج بھی ذہن کے پردے پر ایک دیدہ زیب پینٹنگ کی طرح محفوظ ہے۔ مضمون لکھنے لگی تو مجھے یوں لگا جیسے میں اسی ٹنڈ منڈ بے پتہ جھاڑی دیو قامت اور دیو ہیکل درختوں میں گھری ہوئی ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے افضال و اکرام، انسانوں کے احسانات کی شکل میں مجھے گھیرے ہوئے ہیں اور میرے گرد ماحول میں دودھیا روشنی پھیل گئی ہے میں ابھی اسی سحر میں ڈوبی ہوئی تھی کہ میرے سامنے ایک ایسی ہستی آکھڑی ہوئی جس کے احسان کی روشنی نے اردگرد پھیلی ہوئی تمام روشنیوں کو ماند کر دیا اور میں ارشمیدس کی طرح یوریکا یوریکا کہتے ہوئے کاغذ قلم لے کر مضمون لکھنے لگی۔

یہ ہستی کون تھی؟ کوئی غیر نہیں میرے اپنے سگے تایا جان "صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب" جو میرے شفیق و محسن تایا ہونے کے علاوہ میرے سسر بھی تھے۔ تایا جان اپنے گاؤں میں "میاں جی صوبیدار" کے نام سے مشہور تھے۔ میں اور قمر ضیاء (تایا جان کی پوتی) تقریباً ہم عمر ہی تھیں سن انچاس پچاس میں ہم کم سنی کے اس دور میں تھیں جہاں بچوں کو تربیت کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ یوں تو تایا جان کے اور بھی بھتیجے بھتیجیاں اور پوتے پوتیاں تھے لیکن ہم دونوں نے ان کی شفقت اور تربیت کا وافر حصہ پایا۔ بلکہ یوں کہئے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسا مربی فراہم کیا جس نے ہماری ہر پہلو سے تربیت کی۔ سارا دن تو ہم سکول کے کام کاج اور کھیل کود میں گزارتیں مگر رات کو ہمارا معمول تھا کہ میاں جی کے پاس آکر مزے مزے کی باتیں سنتے آج جو سہولتیں اور آسائشیں ہمیں اپنے گاؤں میں میسر ہیں وہ اس وقت نہیں تھیں۔ لالٹین کی روشنی میں یہ قصے کہانیاں سننے کا بڑا مزا آتا۔ لیمپ کی نارنجی روشنی ماحول کو کچھ ایسا طلسماتی بنا دیتی کہ یہ مذہبی قصے کہانیاں بھی دیومالائی کہانیوں سے کم نہ لگتی تھیں۔ (بچپن میں کیونکہ ایسی ہی کہانیاں بچے سننا پسند کرتے ہیں) مگر تایا جان کی یہ داستانیں جھوٹی اور من گھڑت نہ تھیں بلکہ نہایت دلسوزی اور روح کی گہرائیوں سے کہی ہوئی کہانیاں تھیں جن میں تربیت کے رنگ کے سوا اور کوئی رنگ نہ ہوتا۔

ابتدائی حالات

تایا جان کی زندگی کے واقعات کچھ اس طرح تھے کہ ان کی پیدائش سیالکوٹ کے ایک چھوٹے سے گاؤں پکھل میں ہوئی ہمارے دادا جان بھی فوج میں صوبیدار تھے۔ گورنمنٹ کی طرف سے فوجیوں کو آباد کرنے کے لئے فیصل آباد میں زمین ملی تو سب کے سب پکھل سے فیصل آباد چلے آئے۔ ابتدائی تعلیم فیصل آباد میں حاصل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔ اس وقت ابھی بٹوارہ نہیں ہوا تھا اس لئے ہندوستانی فوج کے ساتھ عراق، ترکی میں جنگ عظیم میں حصہ لیا۔ دوران جنگ جہاں جہاں قیام کیا جو جو واقعات پیش آئے وہ تمام ہمیں بڑے دلچسپ و دلکش انداز میں سناتے ہمیں یہ واقعات اتنے مزیدار اور دلفریب لگتے کہ تایا جان ہمیں رات کو زبردستی سونے کے لئے بھیجتے کیونکہ انہیں صبح تہجد کے لئے اٹھنا ہوتا تھا۔ چنانچہ ہم دوسرے دن سنانے کا وعدہ لے کر اٹھ جاتے۔

انہوں نے بتایا کہ اس جنگ کے بعد انہیں وائسرائے کمیشن مل گیا اور اس طرح وہ "بنگال سفرمیناں" میں فوج کے اہم عہدوں پر کام کرنے لگے۔ بعض اوقات وہ ہمیں کوئی واقعہ سناتے سناتے نہایت مغموم ہو جایا کرتے اور لہجہ سے دکھ اور درد کا بے پناہ اظہار ہوتا۔ اکثر کہا کرتے کہ ترکی اور عراق کے سفر کے دوران مسلمانوں کے اخلاقی و اقتصادی انحطاط پر میں بہت کڑھتا تھا۔ اس لئے نمازوں میں مسلمان قوم کے لئے بہت رو رو کر دعائیں کرتا تھا۔

علمی و مذہبی رجحان

تایا جان علم کے بہت دلدادہ تھے اس زمانے کی مشہور و معروف اور معیاری رسائل و جرائد از قسم "ادب لطیف" "بیسویں صدی" "کہکشاں" اور "نقوش" وغیرہ کے باقاعدہ قاری تھے۔ گو کہ اس وقت کسی مسلک سے منسلک نہیں تھے تاہم مذہب کی طرف رجحان ضرور تھا۔ فوجی پابندیوں کی وجہ سے ذہنی و قلبی رجحان چھپائے رکھا۔ جب دادا جان فوت ہوئے تو تایا جی کو گاؤں کا نمبردار بنا دیا گیا۔ اور یوں ان کا رابطہ جناب مہردین پٹواری صاحب سے ہوا جو ایک مخلص احمدی تھے۔ انہوں نے سلسلے کی چند ایک کتابیں مطالعہ کے لئے دیں ان کتابوں کا تایا جی پر خاطر خواہ اثر ہوا۔ انہیں یوں لگا جیسے دین کا جو چہرہ وہ دیکھنا چاہتے تھے اس کی جھلک نظر آگئی ہو۔ فوجی مصلحتوں کی بنا پر بیعت کا اعلان تو نہ کر سکے لیکن شخصیت پر احمدیت کا رنگ اس قدر نمایاں تھا کہ ہندوستانی مسلم اور انگریز افسروں میں ان کے متعلق مشہور ہو گیا کہ وہ احمدی خیال کے افسر ہیں۔

انقلاب

1936ء میں جارج ششم کی کارونیشن (Coronation) کا واقعہ ان کی زندگی کا ناقابل فراموش اور یادگار واقعہ تھا۔ "بنگال سفرمیناں" Sappers and Miners کے مسلم فوجیوں کے نمائندہ کی حیثیت سے تایا جان کو انگلینڈ بھیجا گیا۔ محترم جناب رسالدار نظام دین صاحب بھی (جو بعد میں کرنل نظام دین کے نام سے مشہور ہوئے) ان کے ہم سفر تھے۔ اور وہ "بمبئی سفرمیناں" کی طرف سے نمائندہ تھے۔ دوران سفر ان سے کافی دوستی ہو گئی۔ جہاز جب "لیورپول" کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا تو ان کی حیرانی کی حد نہ رہی جب دیکھا کہ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب (جو اس وقت ہندوستان کی سیاست میں ایک درخشاں ستارے کی مانند ضوفشاں تھے) کسی کے استقبال کے لئے آئے ہیں اور یہ جان کر تو اور بھی حیرت زدہ ہوئے کہ رسالدار نظام دین کے استقبال کے لئے آئے ہیں۔ بقول میاں جی "یہ ایک پل میری زندگی میں انقلاب برپا کر گیا۔" سر ظفر اللہ خان صاحب کے اس عمل سے ان کے دل و دماغ پر بہت گہرا اثر ہوا کہ احمدیہ جماعت میں خونی رشتہ نہ ہونے کے باوجود ایک ایسا بے لوث پیار کا رشتہ قائم ہے کہ چوہدری صاحب جیسے عالی مرتبت انسان فوج کے ایک عام رسالدار کے استقبال کے لئے آئے ہیں اور دین کی ایسی ہی شکل دیکھنے کے لئے وہ عرصہ دراز سے متمنی اور متلاشی تھے اس واقعہ کے بعد تو بقول ان کے ان کی زندگی کی کایا ہی پلٹ گئی۔

احمدیت کا مطالعہ

"1939ء میں تایا جان جب فوج سے ریٹائر ہوئے تو اپنے آبائی گاؤں قادر آباد چک نمبر354 ج۔ب میں اپنی زمینوں پر آگئے اور تب انہوں نے احمدیت کا بغور مطالعہ شروع کیا اور اسی دوران گاؤں کے علماء اور چوہدریوں کے دینی عقائد ان کے مروجہ مذہب سے دوری کا باعث بنے یہ سارے مشاہدات و تجربات انہوں نے بڑے دلفریب و دلچسپ انداز سے سنائے۔

چنانچہ یہی واقعات بقول ان کے انہیں احمدیت کی طرف مائل کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوئے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر "میں احمدی نہ ہوتا تو دہریہ ہو جاتا الحمدللہ کہ اللہ نے مجھے ایسا راستہ دکھایا جس نے مجھے دہریت سے بچالیا۔"

بیعت

بالآخر بڑی جرأت اور دلیری سے کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے 1941ء میں انہوں نے بیعت کر لی اور یوں ہمارے خاندان میں احمدیت کی بنیاد پڑی (اس وقت کا بویا ہوا بیج آج اللہ کے فضل سے ایک صحت مند اور تناور شجر کا روپ اختیار کر گیا ہے) اسی گاؤں میں چوہدری برکت علی مرحوم (جو رفیق بانی سلسلہ تھے) کی زرعی زمین بھی تھی لیکن ان کی رہائش و قیام گجرات میں ہوتا تھا کبھی کبھار گاؤں آتے اور میل ڈیڑھ میل کے فاصلے پر قائم ڈیرے پر چند دن قیام کر کے چلے جاتے کیونکہ ان کی وہاں مستقل رہائش نہ تھی اس لئے گاؤں میں احمدیت کا نفوذ نہ ہو سکا۔ لہٰذا تایا جان کے احمدی ہونے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ہمارے خاندان میں احمدیت کی بنیاد پڑی بلکہ گاؤں میں بھی احمدیت کی داغ بیل پڑی اس سے پہلے گاؤں میں ایک گھر بھی احمدی نہیں تھا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد تایا جان کا زیادہ تر اٹھنا بیٹھنا محترم و مکرم جناب عبدالعزیز صاحب کے ساتھ رہا جو گوجرہ شہر کے آڑھتی تھے۔ اور یہ بھی رفیق بانی سلسلہ تھے۔ ان کی صحبت اور نئے نئے احمدی ہونے کی وجہ سے تایا جان کو دعوت الی اللہ کی لگن جنون کی حد تک لگ گئی۔ سلسلہ کی اکثر مطبوعہ کتابیں نہ صرف جمع کیں بلکہ ان کا مطالعہ بھی کیا اور پھر اس تعلیم کے ساتھ صادق جذبہ مل جانے سے تو دعوت الی اللہ کا کام اور بھی متحرک ہو گیا۔ اور وہ اس کار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیر میں دل وجاں سے جت گئے۔

صبر و برداشت

وہ ہمیشہ ہم سے کہا کرتے میری بچیو! یہ کام آسان نہیں بڑی جان جوکھوں کا کام ہے بڑی تکلیفوں اور اذیتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بیعت کرنے کے بعد تایا جان کو جن مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا وہ بھی ایک لمبی داستان ہے۔ مختصر یہ کہ سب سے زیادہ مخالفت ان کے بڑے بہنوئی (صوبیدار دیوان علی صاحب جو ہمارے پھوپھا تھے) نے کی خاندان میں سب سے بڑے ہونے کی حیثیت سے (اس زمانہ میں بڑوں کا ادب واحترام دل وجان سے کیا جاتا تھا) ان کی خاندان والوں پر ایک طرح کی حکمرانی تھی۔ لطف بالائے لطف یہ کہ وہ تایا جان کے سمدھی بھی تھے تایا جان کے بڑے بیٹے اور بڑی بیٹی کی ان کے ہاں شادی ہوئی تھی لہٰذا اس نازک رشتہ کی وجہ سے بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا مگر تایا جان کے قدم خدا کے فضل سے ایک لحہ کے لئے بھی متزلزل نہیں ہوئے بلکہ اس وقت پگھلے دل سے مانگی ہوئی دعائیں اور تضرعات یہ رنگ لائیں کہ ان کے داماد (پھوپھا دیوان علی صاحب کے بیٹے) محترمی لیفٹیننٹ عزیز اللہ صاحب مرحوم کچھ عرصہ مخالفت کے بعد احمدی ہوگئے اور یہ بات کسی معجزہ سے کم نہ تھی کیونکہ بھائی جان عزیز اللہ صاحب کو احمدی کرنا گویا پتھر کو جونک لگانے کے مترادف تھا یہ کس طرح ہوا؟ سارا خاندان انگشت بدنداں تھا مگر ہم پر یہ بات واضح ہوگئی کہ صدق دل سے مانگی ہوئی دعائیں ضرور مقبول ہوتی ہیں اور تایا جان نے اس میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے اور ایمان افروز بھی کہ پھوپھا جان نے وفات کے وقت بھائی جان کو عاق کرنا چاہا مگر زبان گنگ ہوگئی کاغذ پینسل منگوایا کہ لکھ کر بتائیں مگر لکھی ہوئی تحریر کسی سے پڑھی نہ گئی۔ لہٰذا اس واقعہ سے بھائی جان کا احمدیت پر ایمان اور بھی پختہ ہوگیا۔ وہ احمدی ہونے کے بعد آخر دم تک عارفوالہ کی جماعت کے پریذیڈنٹ اور ساہیوال ضلع کے نائب امیر کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ قمر ضیاء ان کی بہو بنی اور ان کی بیٹی میری بھابھی۔ لیکن افسوس صد افسوس میاں جی کے بیٹے جو پھوپھا جی کے داماد تھے وہ، ان کی اولاد اور بیوی اس سعادت سے محروم رہے۔ باقی چار بیٹے اور ان کی اولادیں اور دو بیٹیاں اور ان کی اولاد خدا کے فضل وکرم سے نہ صرف احمدی ہیں بلکہ سلسلے کے ساتھ پوری طرح وابستگی ہے۔ تقریباً سب بچوں کی اولاد در اولاد جرمنی کینیڈا اور امریکہ میں مقیم ہیں اور حسب توفیق الٰہی سلسلے کی خدمت کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

تقسیم ہندوپاک کے بعد کوشش کرکے تایا جان نے احمدی مہاجر بھائیوں کو اس گاؤں میں زمینیں دلوائیں جس کی وجہ سے ہمارے گاؤں کی جماعت کا شمار ٹوبہ ٹیک سنگھ کی بڑی جماعتوں میں ہوتا ہے۔

توکل

اللہ پر توکل بے انتہا تھا کبھی بھی دوسرے دن کے بارے میں نہیں سوچتے تھے ہمیشہ کہا کرتے آج کا فکر کرو کل کا اللہ مالک ہے اور توکل کے بارے میں حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفہ اول کے کئی واقعات ہمیں سنایا کرتے جس سے ہمارا جذبہ اور بھی بڑھ جاتا۔ اور یہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو اپنی رحمت سے کبھی مایوس نہیں کیا تھا۔ کبھی کوئی نقصان ہوجاتا تو کہتے اگر یہ میری چیز ہے تو میرے پاس واپس آجائے گی۔ اور ایسا کئی بار ہوا بھی، کئی کئی مہینوں کے بعد چیز گھر واپس آجاتی۔ ایک دفعہ ایک بہت بڑے مجمع میں ان کے کسی بیٹے سے سائیکل کھو گئی اسے ڈھونڈنے کی قطعی کوشش نہیں کی یہی کہا کہ اگر میری چیز ہوگی تو خود بخود واپس آجائے گی سو کچھ دنوں بعد واقعی سائیکل گھر پہنچ گئی۔ پورا واقعہ بتانا مشکل ہے اور یہ ایک لمبا قصہ ہے۔ خیر ہمیں یہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ گئے کا غم نہ کرو۔ خود بھی اس بات پر کاربند رہے اور ہمیں بھی اس پر عمل کرنے کے لئے کہتے رہے۔

مہمان نوازی

تایا جان کی مہمان نوازی بھی قابل تعریف تھی۔ ہمارا یہ جذبہ ابھارنے کے لئے حضرت مسیح موعود کے اکرام ضیف کے واقعات سناتے۔ اور خود بھی مہمان نوازی کرکے بہت خوش ہوتے مربی صاحبان بھی ہمارے گاؤں میں تربیتی کلاسز کے لئے آتے تو ان کے لئے بڑا اہتمام کرواتے بعض اوقات اگر کوئی نوکر وغیرہ کھانا لے کر جانے کے لئے نہ ہوتا تو خود ہی کھانے کی ٹرے پکڑتے اور بیت الفضل (احاطہ میں جو انہوں نے خود بنوائی تھی) جہاں مربی صاحب ٹھہرے ہوتے لے کر چلے جاتے۔ اور ایسا کرنے میں بڑی خوشی محسوس کرتے۔

تربیت اولاد

بچوں کی تربیت کا بہت خیال ہوتا تھا گرمیوں کی تعطیلات میں ہم اکثر گاؤں آجاتے اور یہ چھٹیاں میاں جی اور بے جی کے ساتھ گزارتے اس لئے ان دنوں بچوں کو نماز پڑھانے کے لئے بیت الفضل ساتھ لے جاتے تھے۔ جو بچہ نماز کا پابند ہوتا اور صبح اٹھنے والا ہوتا وہ ان کا بہت پیارا اور منظور نظر ہوجاتا۔

ہمارا خاندان بھی باقی لوگوں کی طرح رسم و رواج میں مبتلا تھا توہمات تعویذ گنڈے نذر نیاز غرض ہر قسم کی بری عادات میں ملوث تھا۔ شرک وبدعات اپنائے ہوئے تھا۔ ضعیف الاعتقادی بھی بے انتہا چنانچہ جب تک فوج میں رہے چپکے سے تماشہ دیکھتے رہے مگر جونہی پنشن پر آئے سب سے پہلا کام انہوں نے احمدیت قبول کرکے خاندان والوں کی تربیت کا بیڑا اٹھانے کا کیا۔

دعوت الی اللہ

بٹوارہ کے وقت میری عمر چھ سات سال ہوگی ابا جان ہم تین بہن بھائیوں (اس وقت ہم تین بہن بھائی ہی تھے) اور والدہ کو امرتسر سے اپنے آبائی گاؤں لے کر آئے تو تایا جان اور تائی جان نے ہر طرح بھائی اور بھابھی کی دلداری کی یہ بھی تایا جان کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو تھا۔ ساتھ ساتھ انہوں نے دعوت الی اللہ کا فرض بھی نبھایا۔ تایا جان اور تائی جان کے نیک سلوک اور مشفقانہ رویہ کا ہی نتیجہ تھا کہ امی جان کا ایک بڑے شہر میں آسائشوں اور سہولتوں میں رہنے سے نازک مزاج ہونے کے باوجود ایسے پسماندہ دیہات میں دل لگ گیا۔ جب تایا جی نے ان کا رجحان احمدیت کی طرف دیکھا تو سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کے لئے دیں اور کہا کہ ان کا بغور مطالعہ کریں۔ امی جان نے اس زمانے میں شیخ سعدی کی گلستان و بوستان جیسی کتابیں پڑھی ہوئی تھیں اس لئے حضور کی کتابیں پڑھنے میں انہیں کوئی دقت پیش نہ آئی سوانہوں نے تایا جان کا دیا ہوا لٹریچر خوب دل لگا کر پڑھا اور خوب غور و خوض کرنے کے بعد بیعت کرنے کا حتمی فیصلہ کرلیا۔ الحمدللہ کہ ابا جان نے ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کی لوگوں نے انہیں بہت بہکایا کہ آپ کی بیوی غیر مسلم ہوگئی ہے آپ کا نکاح قائم نہیں رہا وغیرہ وغیرہ مگر انہوں نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ بیوی اور اولاد کو پوری طرح آزادی دی یہ کہتے ہوئے کہ "ہر ایک نے اپنے اپنے اعمال کے لئے خود جوابدہ ہونا ہے" چنانچہ میں ابا جان کی بھی ممنون احسان ہوں، کہ انہوں نے ہمیں بہت سی مشکلات اور مسائل سے بچالیا۔ اور گھر میں ایسا کوئی مسئلہ نہ بننے دیا جس سے گھر کا شیرازہ بکھر جاتا۔ ابا جان کی وفات کے وقت ہم نو بہن بھائی تھے پانچ بہنیں اور چار بھائی جن میں سے خدا کے فضل سے تین بھائی احمدی ہیں اور دو بہنیں۔ جو احمدی نہیں ہیں وہ بھی احمدیت کے مخالف نہیں۔ بلکہ جب کوئی مخالف احمدیت کے خلاف بات کرتا ہے تو احمدیت کے حق میں ایسے ایسے جواب دیتے ہیں کہ اگلا لاجواب ہوجاتا ہے خیر ہم سب جو اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔ وہ تایا جان کی کاوشوں کا ہی پھل ہیں۔

اخلاص

تایا جان خاندان حضرت مسیح موعود سے بالعموم اور خلافت سے بالخصوص اخلاص اور محبت کا رشتہ رکھتے تھے بچوں کی تربیت کے لئے کوشش کرکے قادیان میں زمین لے کر مکان بنوایا تاکہ بچے وہاں خالص دینی ماحول میں رہ کر پڑھ سکیں اور جلسے کے دنوں میں رہائش کا مسئلہ بھی حل ہوجائے۔ اس مکان کے علاوہ کچھ سفیدہ زمین بھی تھی۔ لیکن خلیفہ ثانی کے حکم کے مطابق آپ نے کسی چیز کا کلیم (Claim) نہیں کیا۔

اپنے احاطہ کی زمین میں سے ایک ٹکڑا احمدیت کے لئے الگ کرلیا۔ اور پھر اس پر "بیت الفضل" تعمیر کروائی اور اسے بحق صدر انجمن احمدیہ رجسٹری کروا دیا تاکہ بعد میں کوئی مسئلہ نہ پیدا ہو۔ تایا جان موصی بھی تھے بعض وجوہات کی بنا پر اپنے آبائی قبرستان میں ہی دفن ہوئے مگر وصیت کی رقم پوری ادا کردی گئی۔ اپنی وفات سے چند سال قبل تک جماعت احمدیہ قادر آباد کے پریذیڈنٹ رہے تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہد بھی تھے اور اب تک ان کا چندہ قائم ہے۔

ان کی وفات کے وقت ہم ملک سے باہر تھے ان دنوں ساہی صاحب موصل (نینویٰ) یونیورسٹی میں پروفیسر تھے۔ ہمیں نہ ان کی بیماری کی اطلاع مل سکی نہ ہی وفات کی۔ گھر والوں نے بہتیرا رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر ہم ان کی وفات سے ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ پہلے عراق سے ایران، افغانستان سے ہوتے ہوئے پاکستان کی طرف چل پڑے تھے۔ جب تایا جان کی وفات ہوئی ہم راستہ ہی میں تھے۔ کہتے ہیں ناکہ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل۔ ہم بالکل بے خبر تھے کہ ہمارے پیارے تایا جان ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ کر ایسے سفر پر چل دیئے ہیں جہاں جانا تو سب کو ہے مگر اس سفر کو خود اختیار کرنا کسی کے اختیار میں نہیں۔ گھر پہنچے تو اس روح فرسا خبر سے ہم سب پر کیا گزری۔ یہ میں تحریر میں نہیں لاسکتی صرف اور صرف محسوس کیا جاسکتا ہے۔ تایا جان کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات ایک ایک کرکے فلم کی طرح دماغ کی سکرین پر چلنے لگے۔ اور یوں یہ شفیق، محسن اور عظیم ہستی جو ایک جنون کی حد تک داعی الی اللہ بھی تھے ہم سب کو داغ مفارقت دے گئی۔ وہ تمام واقعات ایک ایک کر کے یاد آنے لگے جب نہایت جرأت اور دلیری سے انہوں نے احمدیت قبول کرکے ہمارے لئے راہ ہموار کی آج انہیں ہم سے بچھڑے ہوئے ایک عرصہ ہوگیا ہے لیکن ان کی یاد وخیالات سے یوں منسلک ہے گویا کبھی بھی ہم سے جدا نہیں ہوئے۔ مضمون ختم کرتے وقت ایک بار پھر وہی دودھیا روشنی میرے گرد پھیل گئی اور مجھے یوں لگا کہ تایا جان نے ہم سب کو بازو سے پکڑ کر تاریک واندھیری گھٹاؤں سے نکال کر باہر ایک کھلی اور روشن شاہراہ پر لاکھڑا کیا ہو اور گھپ اندھیروں سے نکال کر اجالوں میں لانے والے کے لئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا نکلی۔ ان کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے میں قارئین سے بھی درخواست دعا کرتی ہوں۔

رفتید ولے نہ از دل ما

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

قدرت کی ایک بہت بڑی نعمت

کپاس کا پودا

کپاس کا پودا اتنی خوبیوں کا مالک پودا ہے کہ ہمارے ملک میں دو بڑی خوردنی اجناس گندم اور چاول کے بعد سب سے اہم فصل کے طور پر اس کا ہی نمبر آتا ہے جبکہ دنیا کے بعض ممالک میں اس کو آمدنی کے حساب سے اولیت حاصل ہے۔ اور ملک کی کل آبادی کا بڑا حصہ اپنی آمدنی کے لئے اسی پر انحصار کرتا ہے۔ دنیا بھر میں کپاس کی پیداوار میں اول نمبر پر چین۔ دوم امریکہ اور سوم روس ہے۔ ان کے بعد ترتیب وار برازیل۔ مصر۔ بھارت۔ پاکستان اور ترکی کا نمبر ہے۔ کپاس کی بہترین کوالٹی وہ شمار ہوتی ہے جس کا ریشہ زیادہ لمبا۔ مضبوط اور ملائم ہو۔ اس کے بعد پھر کپاس کی اس قسم کو ترجیح دی جاتی ہے جس کی پیداوار نسبتاً زیادہ ہو اور وہ کم سے کم وقت میں تیار ہو جائے۔ کپاس کی اکثر اقسام کے پودے چار پانچ فٹ اونچے ہوتے ہیں اور انہیں ہر سال کاشت کرنا پڑتا ہے جبکہ وسطی امریکہ کے گرم مرطوب علاقوں میں کپاس کی ایسی قسم بھی پائی جاتی ہے جس کا پودا دس فٹ تک بلند ہوتا ہے اور یہ کئی سال تک پھل دیتا رہتا ہے۔

کپاس کی اقسام

پاکستان اور بھارت میں پائی جانے والی کپاس بہت ادنیٰ قسم کی شمار کی جاتی ہے کیونکہ اس کا ریشہ چھوٹا اور کھردرا سا ہوتا ہے جو زیادہ نفیس قسم کے کپڑے بنانے کے کام نہیں آسکتا۔ تاہم کپاس کے اور بے شمار استعمالات ہیں اس لئے ہر قسم کی کپاس کی دنیا بھر میں مانگ ہے۔ ریشے کی لمبائی۔ مضبوطی اور ملائمت کے لحاظ سے کپاس کی چار موٹی اقسام ہیں۔

Sea-Island-1

کپاس

یہ سب سے اعلیٰ اور مہنگی قسم ہے۔ اس کا ریشہ ریشمی۔ مضبوط اور لمبائی میں پونے دو انچ لمبا ہوتا ہے۔ اس کے شوخ زرد رنگ کے پھول ہوتے ہیں جبکہ ریشہ سفید ہوتا ہے۔ یہ اعلیٰ ترین قسم کے پارچہ جات کے لئے کپڑا بنانے کے کام آتا ہے زیادہ تر یہ قسم امریکہ کی بعض ریاستوں میں کاشت کی جاتی ہے اس کے ٹینڈے چھوٹے پیداوار کم اور دیر سے تیار ہونے کی وجہ سے اکثر ممالک میں اسے پسند نہیں کیا جاتا۔

American Upland-2

کپاس

یہ دنیا بھر میں مقبول ترین قسم ہے۔ اگرچہ اس کا ریشہ Sea-Island جیسا نفیس نہیں ہوتا۔ تاہم یہ سفید رنگ کا ایک تا سوا انچ لمبائی کا ہوتا ہے اور مضبوطی میں بھی بہت اعلیٰ نمبر پر ہے۔ اس کا پودا ایک تا سات فٹ لمبائی کا ہوتا ہے اور یہ سب اقسام سے زیادہ پھل دیتا ہے۔ دنیا بھر میں پیدا ہونے والی کپاس کا 90 فیصد حصہ اسی قسم کی کپاس ہوتی ہے۔ اس سے مضبوط اور نفیس کپڑے بنائے جاسکتے ہیں۔

3۔ مصری کپاس

یہ بھی بہت اعلیٰ قسم کی کپاس ہے جس کے ریشے خاص طور پر سے نہایت مضبوط ہوتے ہیں اور ان کی لمبائی ڈیڑھ انچ تک ہوتی ہے۔ اس کے پھول گلابی رنگ کے اور ٹینڈے بہت بڑے بڑے۔ تقریباً ٹینس بال کے سائز کے ہوتے ہیں۔ یہ کپاس بھی کافی مقبول ہے اس کے ریشوں کا رنگ ہلکا بھورا سا ہوتا ہے اور ان میں ریشم کی ملائمت پائی جاتی ہے۔

4۔ ایشیائی کپاس

زیادہ تر چین۔ بھارت اور پاکستان میں ہوتی ہے۔ اس کا ریشہ کھردرا سا ہلکے بھورے رنگ کا اور لمبائی آدھ سے ایک انچ تک ہوتی ہے۔ پیداوار بھی زیادہ نہیں۔ بڑی تیزی سے یہ قسم کم ہو کر اس کی جگہ امریکن Upland لیتی جا رہی ہے۔ جو ہر لحاظ سے اس سے بہتر ہے۔

کپاس کے استعمالات

کپاس کا سارے کا سارا پودا ہی کسی نہ کسی کام آتا ہے۔ اس کے ریشوں سے مختلف قسم کے ملبوسات کے علاوہ مضبوط قسم کے پارچہ جات از قسم دریاں۔ خیمے۔ بیلون۔ (یعنی وہ بڑے بڑے غبارے جن میں انسان ہوا میں سفر کرتے ہیں) میٹ۔ قالین۔ بیگ۔ تولیے اور جوتے وغیرہ بنتے ہیں۔ نیز اس کو نائلون وغیرہ کے مصنوعی ریشوں کے ساتھ ملا کر نہایت نفیس۔ مضبوط اور دیرپا کپڑا تیار کیا جاتا ہے فی زمانہ دنیا بھر میں استعمال ہونے والے ہر قسم کے کپڑے میں بھاری تناسب سوتی اور مصنوعی دھاگہ کی آمیزش سے تیار کردہ کپڑے کا ہی ہے۔ اس کے بیجوں کے ساتھ لگی رہ جانے والی چھوٹی چھوٹی بالوں جیسی تہ جو ریشے کے ساتھ نہیں اترتی۔ الگ سے اتار کر اسے روئی۔ پٹیاں۔ کتابوں کی جلدیں اور اسی قسم کے دوسرے کاموں کے لئے جن میں لمبے ریشے کی ضرورت نہیں ہوتی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں کیمیکلز کی آمیزش کے ساتھ اس کو واٹر پروف، گلنے سے محفوظ۔ شکنوں سے محفوظ اور سکڑنے سے محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔ اور تو اور Guncotton کے نام سے کیمیکلز ملا ہوا کپڑا بارود سازی میں بھی کام آتا ہے۔ نیز مختلف قسم کے پلاسٹک اور فوٹوگرافی کی فلمیں بھی اس سے بنتی ہیں۔ کپاس کے بیجوں سے تیل نکلتا ہے جو انسان کی خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ تیل نکل جانے کے بعد بچا ہوا بنولہ جانوروں کے چارہ کے طور پر کام آتا ہے اور اس سے مارجرین۔ سلاد آئل۔ صابن لائنولیم اور فونوگراف کے ریکارڈ بنتے ہیں۔ اس کے پتوں کو زمین کے اندر ہل چلا کر مٹی میں دبا دینے سے وہ کھاد کا کام دیتے ہیں۔ اس کی ٹہنیوں کو بطور ایندھن جلایا جاتا ہے۔

کاشت اور برداشت

ہمارے ہاں تو ہاتھوں سے بوائی اور چنائی کا کام ہوتا ہے جو بہت محنت اور وقت طلب ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں یہ سب کام مشینوں سے کئے جاتے ہیں۔ ایک مشین پچاس آدمیوں کا کام بخوبی کر سکتی ہے اور زیادہ تیزی اور عمدگی سے کرتی ہے۔ ایسی ہی ایک مشین جسے Planter کہا جاتا ہے بیک وقت کھیت میں اکٹھی سات آٹھ قطاروں میں بیج ڈالنے بیج کے ساتھ ہی کھاد ملانے۔ جڑی بوٹیاں تلف کرنے والی دوائی ملانے۔ بیج والی لائنوں کو ساتھ ہی ساتھ بند کرنے اور اوپر سے سارے کھیت کی مٹی کو دبا کر ہموار کرتے چلے جانے کا کام کرتی ہے۔ اسی طرح کیڑے مار دوائیوں کا سپرے کرنے کے لئے مشین بہت چوڑے علاقے میں آٹھ آٹھ دس دس پودوں کی قطاروں کو بیک وقت سپرے کرتی چلی جاتی ہے پودوں سے کپاس کی چنائی کا کام بھی مشینوں سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے دو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ چھوٹے سائز کے پودوں کی چنائی کو Stripping کہا جاتا ہے۔ اس میں مشین جب پودوں کی قطاروں کے ساتھ ساتھ چلتی ہے تو اس کے ساتھ لگے ہوئے گھومنے والے برش پورے ٹینڈوں کو پودے سے اتار لیتے ہیں۔ بعض مشینوں میں برش کی بجائے انگلیاں سی بنی ہوتی ہیں جو ٹینڈوں کو توڑ لیتی ہیں۔ بعد میں ان ٹینڈوں سے روئی الگ کر لی جاتی ہے جس کے لئے دوسری مشین استعمال ہوتی ہے۔ لیکن اس سے بہتر طریقہ Picking کا ہے۔ اس میں ایک یا دو قطاروں کے پودوں سے بیک وقت ٹینڈوں میں سے روئی نکال لی جاتی ہے یہ گھومنے والے تکلوں (جو چرخہ میں سوت کاتنے کے کام آتے ہیں) کے ذریعہ کیا جاتا ہے ان تکلوں کے آگے لگی ہوئی بہت تیز گھومتی ہوئی نوکیں ٹینڈوں سے تمام روئی نکال لیتی ہیں اور ربڑ کی گھومتی ہوئی انگلیاں اس روئی کو ان نوکوں سے علیحدہ کرتی جاتی ہے جس کے ساتھ ہی مشین کا Blower تیز ہوا کے ساتھ روئی کو اڑا کر مشین کے پیچھے لگی ہوئی ٹینکی میں ڈالتا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے ایک ہی بار میں روئی صاف ہو کر کھیت سے باہر آجاتی ہے۔

فصل کو کیڑوں سے بچانا

کپاس کی فصل کو بہت سی سنڈیوں اور بیماریوں کے حملوں کا سامنا ہوتا ہے۔ اس مصیبت سے بچاؤ کے لئے جہاں دوائیوں کا سپرے کیا جاتا ہے وہاں قدرتی ذرائع کو کام میں لانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ کپاس کی کل فصل کا 1/10 حصہ کیڑوں اور سنڈیوں کی وجہ سے اور 1/8 حصہ بیماریوں کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے۔ کھیت میں جہاں فصل کو نقصان پہنچانے والے کیڑے موجود ہیں وہاں ان کیڑوں کو کھانے والے دوسرے کیڑے بھی موجود ہیں۔ سپرے سے دونوں قسم کے کیڑے مرجاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہوا اور پانی پر ان زہریلی ادویات کے منفی اثرات پڑتے ہیں۔ نیز بہت سے کیڑے رفتہ رفتہ ان دوائیوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دوائیاں پھر اثر نہیں کرتیں۔ اس تمام پس منظر میں ترقی یافتہ ممالک میں چیونٹیوں اور نقصان دہ کیڑوں کے دیگر دشمن کیڑوں کو فصلوں میں چھوڑنے کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے جو بہت کامیاب رہا ہے۔ کیڑے جو جنسی ترغیب کے لئے خاص قسم کی بو چھوڑتے ہیں اس بو کو بھی کیڑوں کو ایک جگہ جمع کر کے تلف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض قسم کی خاص جڑی بوٹیاں ختم کرنے والی دوائیاں بھی استعمال کی جاتی ہیں جن سے پودوں کو زیادہ خوراک فراہم ہوتی ہے۔

کھانے کی تیاری کا نیا ریکارڈ

برطانیہ میں برسٹل شہر کے قریب ایک ساحلی علاقے میں کھانا تیار کرنے کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا گیا ہے...... سالن تیار کرنے کے لئے ساڑھے چار ٹن گوشت، ڈیڑھ ٹن گردے، سات ہزار پیاز، کئی ہزار مشروم اور دوسرے مصالحے استعمال کئے گئے...... یہ سامان ٹرکوں کے ذریعے ساحلی علاقے میں پہنچایا گیا ہے اور اس تمام سامان سے 10.25 ٹن گوشت کا رول تیار کیا گیا...... اس سے پہلا ریکارڈ 10.5 ٹن ہے...... اسے پکانے کے لئے کئی درجن چولہے استعمال کئے گئے اور 17 ماہرین نے اس کام کو مکمل کیا۔

(روزنامہ "جنگ" لاہور 14۔ اپریل 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل میگزین

نمبر 22

ترتیب و تحریر: فخر الحق شمس

تقویٰ کی بابت نصیحت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے۔ بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ویسا ہی قہار اور منتقم بھی ہے۔ ایک جماعت کو دیکھتا ہے کہ ان کا دعویٰ اور لاف و گزاف تو بہت کچھ ہے اور ان کی عملی حالت ایسی نہیں، تو اس کا غیظ و غضب بڑھ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7)

انسانی جسم کی طاقت کا انحصار

عضلہ کی مجموعی طاقت کو استعمال کرنے کے ساتھ ہی یہ ضروری ہے کہ استعمال شدہ طاقت کی جگہ لینے کے لئے مسلسل نئی طاقت پہنچتی ہے اور یہ کام دوران خون کے ذریعہ سر انجام پاتا ہے جس کے خاطر خواہ اور عمدہ ہونے کا انحصار مندرجہ ذیل چار چیزوں پر ہے :۔

اول : خون صحت مند اور بیماری سے پاک ہو۔

دوم : شریانیں صحت مند اور لوچدار ہوں۔

سوم : دل جسیم اور توانا ہو۔

چہارم : پھیپھڑے صحت مند مضبوط اور کشادہ ہوں۔

یہ چاروں چیزیں مل کر عضلات کو بروقت اور مناسب مقدار میں طاقت مہیا کرتے رہنے کی ذمہ دار ہیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہوا کہ انسانی جسم کی مجموعی طاقت کا انحصار عضلات کے اندر مذکورہ بالا چاروں صفات سے [illegible] ہے اور [illegible] خون کی بروقت مسلسل اور مناسب مقدار کے پہنچتے رہنے پر منحصر ہے۔

جہاں تک انسانی خلقت کی حد بندی اجازت دیتی ہے۔ ہم پاکیزہ غذا، اچھی آب و ہوا، صفائی اور مناسب ورزش کے ذریعہ ان تمام قوتوں میں خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔

(ورزش کے زینے صفحہ نمبر 28-29)

✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡

پاکستان کا خواندگی میں 100 واں نمبر

پاکستان میں ان پڑھ افراد کی تعداد تقریباً 6 کروڑ ہے۔ اس وقت پرائمری کی سطح پر تعلیم دینے کیلئے ایک لاکھ 17 ہزار پرائمری سکول ہیں جبکہ سابقہ حکومتوں نے وعدہ کیا تھا کہ 2000ء تک 100 فیصد بچوں کو تعلیم دینے کیلئے 3 لاکھ پرائمری سکول کھل جائیں گے۔ 1947ء سے اب تک تمام تعلیمی کانفرنسوں اور رپورٹوں کو شمار کیا جائے تو اب تک 17 تعلیمی پالیسیاں آچکی ہیں۔ 1972ء میں حکومت کی طرف سے کہا گیا تھا کہ دسویں جماعت تک تعلیم مفت ہو گی۔ 1988ء میں پنجاب حکومت نے 28 نکات پر مشتمل تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا جس میں کہا گیا کہ 1990ء تک صوبے کے تمام اضلاع میں پرائمری اور مڈل سکولوں میں 100 فیصد داخلے کی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ تعلیم کے شعبے میں حکومتوں نے جتنے خواب عوام کو دکھائے وہ سب کے سب دھرے رہ گئے۔ یاد رہے کہ پاکستان آج خواندگی کے معاملے میں دنیا کی سطح پر 100 ویں نمبر پر ہے۔

(جنگ میگزین 20۔ اگست 2000ء)

قطب شمالی میں پانی!

ایک امریکی سائنسدان ڈاکٹر جیمز میکارتھی نے انکشاف کیا ہے کہ قطب شمالی پر جمی موٹی برف کی تہہ پگھل گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 5 کروڑ سال میں پہلی بار قطب شمالی میں پانی دیکھنے میں آیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق معائنہ کرنے والوں نے کہا ہے کہ قطب شمالی پر سفید سمندری پرندے بھی پہلی مرتبہ دیکھے گئے ہیں۔ ان باتوں سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ کرہ ارض پر گرمی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡

روبوٹ کھلونے

جاپان کی الیکٹرونک سونی کمپنی نے "آئی بو" نامی جو روبوٹ کتے تجرباتی طور پر پانچ ہزار کی تعداد میں تیار کئے تھے وہ اپنی مہنگی قیمت یعنی اڑھائی ہزار ڈالر کے باوجود دیکھتے ہی دیکھتے فروخت ہو گئے۔ ان میں سے دو ہزار امریکہ بھجوائے گئے جبکہ تین ہزار جاپان کی مقامی مارکیٹ کیلئے رکھے گئے جو صرف 20 منٹ کے اندر ہی اندر فروخت ہو گئے۔ جاپان کی اس حیرت انگیز کامیابی کو دیکھتے ہوئے امریکہ میں کھلونے بنانے والی کمپنیوں میں ہلچل مچ گئی۔ اور نیویارک سٹی کے کھلونوں کے سالانہ میلے میں مختلف قسم کے پالتو جانوروں کے نصف درجن کے قریب الیکٹرونک نمونے موجود تھے اور ان کی قیمت بھی صرف سوا سو ڈالر رکھی گئی تھی۔

لیکن سونی کے آئی بو روبوٹ سیکھنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں جن کو تھپکی دے کر پچکارا جا سکتا ہے۔ اور چھوٹے موٹے احکامات بجا لا سکتا ہے۔ اپنا سر جھکا سکتا ہے، دم ہلا سکتا ہے۔ اس کی یہ حرکات سچ مچ کے پلے سے مشابہ ہیں۔ جبکہ امریکی کھلونوں کے میلے میں پائے جانے والے کھلونے ان صلاحیتوں کے حامل نہیں ہیں۔

22 ویں صدی کا ایک مکالمہ

میاں چاند کی تم کیا بات کرتے ہو۔ کائنات کی مالدار ترین اسٹیٹ ہے وہاں کے تمام مکانات قیمتی دھاتوں سے تیار کروائے گئے ہیں۔ سنا ہے شروع میں یہاں ریت اور پتھر بہت زیادہ تعداد میں تھے۔ جس کا بیشتر حصہ MDA (مون ڈیویلپمنٹ اتھارٹی) نے ہوائی ٹرالیوں کے ذریعے زحل پہ منتقل کر دیا ہے اور بقیہ تیسری دنیا کے ایک ملک پاکستان کے ٹھیکیداروں نے ہر کاری عمارتیں بنانے کی خاطر منہ مانگے داموں خرید لیا تھا۔ اگرچہ یہ سب کچھ ان کے اپنے ملک میں بھی وافر مقدار میں موجود تھا۔ مگر اس وقت وہاں کے حکمران مشن سے زیادہ کمیشن پر یقین رکھتے تھے۔ اور ملکی وسائل کو اندرون ملک استعمال کرنے سے ان کے اپنے ٹھوٹھے پر زد پڑتی تھی اس لئے وہ یہ حمایت بھلا کیسے کر سکتے تھے لہٰذا اس سودے کے بعد ان حکمرانوں اور حکومت چاند دونوں کی چاندی ہو گئی۔

(اشفاق احمد کی کتاب "ذاتیات" سے اقتباس)

غزل

دیکھ تو دل کہ جاں سے اٹھتا ہے
یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے

گور کس دل جلے کی ہے یہ فلک
شعلہ اک صبح یاں سے اٹھتا ہے

خانہ دل ہے زینہار نہ جا
کوئی ایسے مکاں سے اٹھتا ہے

نالہ سر کھینچتا ہے جب میرا
شور اک آسماں سے اٹھتا ہے

لڑتی ہے اس کی چشم شوخ جہاں
ایک آشوب واں سے اٹھتا ہے

(میر تقی میر)

انار — خوشذائقہ اور رسیلا پھل

انار کا شمار بہت اہم پھلوں میں ہوتا ہے۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ رحمٰن میں موجود ہے۔ ڈاکٹرز کے بقول انسان اگر اس کے پھلوں کو توازن سے استعمال کرے تو دوائیوں سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔ انار کو قدرت نے دلکش رنگوں سے سرفراز کیا ہے۔ یہ نہایت خوشذائقہ اور رسیلا پھل ہے۔ عام طور پر اس کی تین قسمیں ہیں (1) قندھاری انار (2) بدانہ انار (3) خامص انار۔ قندھاری انار کے دانے سرخ اور ذائقہ ترشی مائل ہوتا ہے۔ بدانہ انار کا چھلکا سوکھا ہوا لیکن دانہ نہایت شیریں ہوتا ہے۔ خامص انار کا ذائقہ ترش ہوتا ہے۔

انار دوائی اور غذائی لحاظ سے بھرپور پھل ہے۔ اس میں پروٹینز، وٹامنز، شکر، کیلشیم، فولاد اور فاسفورس جیسے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ جو خون بنانے اور جسم کی نشوونما کے کام آتے ہیں۔ اس میں وٹامن سی بھی بکثرت پایا جاتا ہے۔ جن لوگوں کی طبیعت پر پژمردگی چھائی رہتی ہے

اس کا جوس پینے سے طبیعت میں تازگی آجاتی ہے۔ اس کا رس پیاس بجھاتا اور جسم کے اندر کی گرمی کم کرتا ہے جسے بھوک نہ لگتی ہو چار روز تک اس کا رس پیئے بھوک بہتر ہو جائے گی۔ انار کا باقاعدہ استعمال جسم کو فربہ کرتا ہے، قوت بصارت تیز ہوتی ہے، خون کی کمی دور کرتا ہے۔ انار کے دانوں کو اگر نمک اور کالی مرچ چھڑک کر کھایا جائے تو پیٹ درد میں آرام آجاتا ہے۔ انار کے سرخ پھولوں کو خشک کر کے سفوف بنا کر بطور منجن استعمال کیا جائے تو دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی اپنی خصوصیات اور تاثیرات ہیں۔ اس لئے اسے کثرت سے استعمال کرنا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بیت المقدس انٹرنیشنل شہر قرار دے دیا جائے

یاسر عرفات کے دست راست احمد قوریہ نے کہا ہے کہ اگر فلسطین اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدہ طے نہ پاسکے تو بیت المقدس کو ساری دنیا کا دارالحکومت قرار دے دیا جائے۔ اور اسے انٹرنیشنل شہر کا درجہ قرار دے دیا جائے۔ بیت المقدس کے مسئلہ پر جرات مندانہ فیصلے کرنے کو تیار ہیں۔ اہم فلسطینی رہنما نے یہ باتیں یورپی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یاسر عرفات کے متبادل رہنما کی طرف سے تجویز کے باعث فلسطینی صدر پر حالیہ مذاکرات کے دوران دباؤ کم ہوگا۔ اسرائیلی وزیر اعظم کا اصرار ہے کہ یاسر عرفات کی طرف سے شرائط میں نرمی تک کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

وقت نکلا جارہا ہے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان اور امریکہ نے ایک بار پھر کہا ہے کہ وقت نکلا جارہا ہے فلسطین اور اسرائیل مذاکرات شروع کریں امریکی نمائندہ برجر نے کہا کہ اس ہفتے پیش رفت ہونا ضروری ہے۔ کوفی عنان نے کہا کہ دونوں فریق امن چاہتے ہیں مگر ان کیلئے قابل قبول امن معاہدہ موجود نہیں۔

طالبان کا تالقان پر دوبارہ قبضہ

طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے شمالی اتحاد کے زیر قبضہ شہر تالقان پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے یہ شہر شمالی اتحاد نے طالبان سے چھینا تھا۔ حکمران فوجوں نے شہر پر قبضہ مستحکم بنانا شروع کردیا ہے۔ بگرام کے قیوم بازار میں بھی طالبان اور شمالی اتحاد کے درمیان شدید لڑائی ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ صوبہ تخار کے دارالحکومت تالقان سے شمالی اتحاد کی فوجیں ایک روز قبل ہی پسپا ہونا شروع ہوگئی تھیں۔ یہ شہر اپوزیشن اتحاد کو تاجکستان کے ذریعے سے اسلحہ کی سپلائی کا واحد راستہ تھا۔ اپوزیشن نے تالقان چھن جانے کی تصدیق کردی ہے۔

حماس کا نکتہ نظر

فلسطین کی اسلامی مزاحمتی تحریک حماس کا نکتہ نظر یہ ہے کہ فلسطین سے آخری یہودی نکلنے تک جہاد جاری رہے گا۔ حماس کے سربراہ شیخ یاسین نے کہا ہے کہ محدود فلسطین کی آزادی کے اعلان کا یہ مطلب نہیں کہ جدوجہد ترک کردیں۔

بھارت میں ملک گیر ہڑتال

بھارت میں ٹیلی مواصلات کے لاکھوں ملازمین نے محکمہ کو کارپوریشن میں تبدیل کئے جانے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ملک گیر ہڑتال کردی ہے۔

امریکہ ایران دوستانہ تعلقات

امریکہ نے ایران سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کیلئے کوششیں تیز کردی ہیں۔ دی ٹائمز کے مطابق صدر خاتمی کی تقریر سننے کیلئے امریکہ کی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ اقوام متحدہ کے اجلاس میں اچانک پہنچ گئیں۔ امریکی وزیر خارجہ کو قبل از وقت نیویارک پہنچنا پڑا۔ کانفرنس کے میزبان بھی ایرانی صدر تھے۔ اقوام متحدہ میں ایرانی سفیر کو بھی امریکی کانگرس کے ارکان سے بات چیت کی اجازت مل گئی ہے۔

19- مصریوں کو عمر قید

قاہرہ کی ایک عدالت نے جنوری میں جنوبی مصر میں مذہبی فسادات میں حصہ لینے کے الزام میں 19- مسلمانوں کو عمر قید کی سزا دی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق ملزمان فسادات میں ملوث پائے گئے۔ جبکہ 18- ملزمان کو رہا کردیا گیا۔

عراق پر میزائل حملے کا امریکی منصوبہ

امریکہ نے عراق پر کروز میزائیلوں سے حملے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ عراقی فوج نے کرد اقلیت کو نشانہ بنایا تو اسکے ملٹری اہداف پر حملے کئے جائیں گے۔

الجزائر ایران میں رابطہ

الجزائر اور ایران میں سات سال کے وقفے کے بعد پہلا رابطہ ہوا ہے۔ یہ تعلقات اس وقت منقطع ہو گئے تھے جب الجزائر نے ایران پر اسلامی شدت پسندوں کی مدد کا الزام لگایا تھا۔

صدر واحد پر کرپشن کا الزام

انڈونیشیا کے صدر عبدالرحمان واحد پر کرپشن کے الزامات کی تحقیق کیلئے انڈونیشیا کی پارلیمنٹ نے کمشن قائم کردیا ہے۔ مقامی اخبارات کے مطابق یہ کمیشن صدر واحد کو ان پر لگنے والے الزامات کی جواب دہی کیلئے طلب کرسکتا ہے۔ صدر پر 1ء6 ملین ڈالر کی کرپشن کا الزام ہے۔

اقوام متحدہ کے دفتر پر حملہ

مغربی تیمور میں مسلح گروپ نے اقوام متحدہ کے دفتر پر حملہ کرکے 4 غیر ملکیوں کو ہلاک کر دیا۔ حملہ آوروں نے دفتر کو مکمل طور پر تباہ کرکے رکھ دیا۔ حملہ کے نتیجہ میں متعدد افراد زخمی ہوگئے۔

ایک اجلاس دنیا کو بدل نہیں سکتا

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ میں اقوام متحدہ کے ملینیئم کانفرنس کے بارے میں کسی فریب کا شکار نہیں ہوں۔ ایک اجلاس دنیا کو بدل نہیں سکتا۔ اس حقیقت کے باوجود میں چاہتا ہوں کہ غربت اور ایڈز کے خاتمہ کیلئے مشترکہ جدوجہد کی جائے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ایک عرصہ سے پیٹ میں رسولی کی تکلیف سے بیمار چلے آرہے تھے۔ تین ماہ قبل ایک آپریشن ہوا تھا مگر چند روز قبل طبیعت اچانک پھر خراب ہوگئی۔ فوری طور پر راولپنڈی لے جایا گیا جہاں ان کا دوبارہ آپریشن ہوا ہے۔ مگر طبیعت ابھی تک سنبھلی نہیں ہے۔ حالت بدستور تشویشناک ہے۔

احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

○ محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر اور ان کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں اسی طرح چند مشکلات کی وجہ سے کافی پریشان ہیں پریشانیوں کے حل اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ دارالبرکات ربوہ کا پوتا عزیز عبداللہ جرمنی کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ مکمل صحت یابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مختار احمد صاحب ٹھیکیدار دارالعلوم شرقی ربوہ کا پتے کا دو دفعہ آپریشن ہو چکا ہے لیکن ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہو رہا فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی مکمل صحت و تندرستی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشیر وڑائچ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین 27-8-2000 کو رات گیارہ بجے وفات پا گئے۔ اگلے روز مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ جنازہ مکرم محمد منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ضلع منڈی بہاؤالدین نے پڑھایا۔

جنازہ اور تدفین میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب ضلع نے ہی دعا کرائی۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر تقریباً 60 سال تھی۔ مرحوم بہت ہی دعا گو، تہجد گزار تھے۔ جوانی کے عالم میں خود احمدیت قبول کی۔

مرحوم کا ایک بیٹا مکرم اعجاز احمد وڑائچ صاحب بطور مربی سلسلہ خدمات بجالا رہا ہے۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح و رخصتانہ

○ مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب پریم کوٹ ضلع حافظ آباد کا نکاح عزیزہ نبیلہ شمس بنت مکرم شمس دین صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ مورخہ 5-8-2000 بمقام ترگڑی مکرم نوید عمران انجم صاحب مربی سلسلہ پریم کوٹ نے مبلغ -/27000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم شبیر احمد صاحب محترم اللہ دتہ صاحب کے پوتے اور محترم حاجی احمد صاحب آف پریم کوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑنواسے ہیں۔

عزیزہ نبیلہ شمس مکرم روشن دین صاحب آف ترگڑی کی پوتی ہیں۔ اگلے دن دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ آخر پر محترم نوید عمران انجم مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور نے ایم اے / ایم ایس سی پارٹ ون کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کا اعلان کردیا ہے۔ ریاضی، باٹنی، اکنامکس، انگریزی، پولیٹیکل سائنس اور اردو۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 12- ستمبر ہے۔

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے ایم فل فزکس اور کیمسٹری کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ درخواست فارم 25- ستمبر 2000ء تک متعلقہ دفتر میں جمع کرانا لازمی ہے۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 5 ستمبر 2000ء

○ سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی نے مندرجہ ذیل پروگرامز کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

Computer Engineering-1

Electronic Engineering-2

Biomedical Engineering-3

Civil Engineering-4

فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 14- اکتوبر 2000ء ہے۔ مزید تفصیل کے لئے ڈان 4 ستمبر 2000ء

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل پروگرام کے لئے داخلہ کا اعلان کردیا ہے

B.B.A‘ B.Pharmacy‘ B.Sc Electronic Engincering

اور BCS- داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 21- ستمبر 2000ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 7 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 8۔ ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-27
ہفتہ 9۔ ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-23
ہفتہ 9۔ ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-46

پرویزالٰہی کے اجلاس میں شوآف پاور

پنجاب کے مسلم لیگی اراکین پنجاب اسمبلی نواز شریف کے خلاف ہو گئے بھاری تعداد میں اکثریت نے پرویز الٰہی کے کہنے پر ان کے گھر میں ہونے والے اجلاس میں شرکت کی۔ 230 میں سے 171۔ اراکین شامل ہوئے۔ معطل سپیکر چوہدری پرویز الٰہی نے کہا کہ نواز شریف نے ہم سے قدم قدم پر بے وفائی کی۔ ہم بلدیاتی الیکشن لڑیں گے۔ صوبائی اسمبلیاں پہلے بحال ہونگی پھر سینٹ کے الیکشن ہونگے۔ اجلاس میں نواز شریف پر سخت تنقید کی گئی۔ پرویز الٰہی نے کہا کہ ماضی میں ہمارے ساتھ ناانصافیاں ہوئیں مجھے وزارت علیا سے روکنے کیلئے راتوں رات قانون پاس کیا گیا۔ وعدہ مجھ سے کر کے تاج کسی اور کے سر پر سجادیا گیا۔

پارٹی نہیں ٹوٹے گی

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ کچھ بھی ہو پارٹی نہیں ٹوٹے گی۔ پرویز الٰہی کے اجلاس میں 50۔ ارکان ایسے تھے جو کھوسہ کے گھر بھی گئے تھے۔ ادھر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ فیصلے تسلیم کرنے میں ہی نواز شریف کی بہتری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیکرٹری جنرل سرانجام خان بھی بااختیار نہیں۔ وہ بھی ماڈل ٹاؤن کی ہدایت پر چلتے ہیں۔

فوج کو بنیاد پرستی سے خطرہ نہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے نیویارک ٹائمز کو انٹرویو میں کہا ہے کہ فوج کو بنیاد پرستی سے کوئی خطرہ نہیں۔ فوج انتہائی ڈسپلنڈ ادارہ ہے، اس میں اختلافات کی خبریں بے بنیاد ہیں۔ فوج نے ہمیشہ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ پاکستانی فوج میں انقلاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتی۔ احتسابی عمل ست ہے۔ جلد کنٹرول کر لیں گے۔ نہ میں سیاسی پارٹیوں کے خلاف ہوں نہ ان پر عام الیکشن میں حصہ لینے پر پابندی کا سوچ رہا ہوں۔ فوج مجاہدین کی مدد نہیں کر رہی۔ عالمی برادری کشمیر کو آزاد کرائے اور مشرقی تیمور کی طرح کشمیر کا مسئلہ حل کرائے۔

اقتدار مضبوط کرنا چاہتے ہیں

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ جنرل مشرف سیاستدانوں کو ہٹا کر اپنا اقتدار مضبوط بنانا چاہتے ہیں معیشت کی بحالی اور بدعنوانی کے انسداد کیلئے فوجی حکومت کی پیش رفت محدود ہے۔ جمہوریت پس پشت ڈال دی گئی ہے۔ فوجی آمریتوں نے ملکی ترقی کو نقصان پہنچایا اور اپنی ساکھ کو متاثر کیا۔ ملک کا ایک چوتھائی سے زائد بجٹ فوج پر خرچ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے تعلیم اور ترقی کیلئے وسائل میسر نہیں۔

یوم دفاع منایا گیا

ملک بھر میں یوم دفاع قومی جوش و خروش سے منایا گیا۔ مختلف شہروں میں فوجی اسلحہ اور سازوسامان کی نمائشیں ہوئیں۔ لاہور سیالکوٹ اور سرگودھا میں ہلال استقلال لہرایا گیا۔ نشان حیدر حاصل کرنے والے اور دیگر شہداء کی قبروں کو سلامی دی گئی اور فاتحہ پڑھی گئی۔

احتساب آرڈیننس مرکز کے پاس

گورنر پنجاب جنرل (ر) صفدر نے کہا ہے کہ احتساب آرڈیننس منظوری کیلئے وفاقی حکومت کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اس آرڈیننس سے کڑا اور فوری احتساب ممکن ہوگا۔

جنرل مشرف پر دہشت گردی کا الزام

طیارہ سازش کیس میں نواز شریف کے وکیل بیرسٹر عزیز اللہ شیخ نے کہا ہے کہ جنرل مشرف پائلٹ کو خوفزدہ کر کے دہشت گردی کے مرتکب ہوئے۔ آرمی چیف آپ کے سر پر کھڑا ہو تو تصور کیجئے آپ کی حالت کیا ہوگی۔ دہشت گردی ثابت کرنے کیلئے خوف و حراس پھیلانا ضروری ہوتا ہے جبکہ جنرل مشرف نے طیارے کے مسافروں کو لاعلم رکھا۔ خفیہ عمل دہشت گردی نہیں ہوتا۔ فاضل عدالت نے کہا کہ کم از کم تین افراد جنرل مشرف، بریگیڈیئر ندیم تاج اور پائلٹ تو خوفزدہ ہو گئے تھے۔ فاضل وکیل نے کہا کہ کاک پٹ کے لوگ پرویز مشرف کی موجودگی کی وجہ سے خوفزدہ ہوئے تھے۔ وکیل صفائی نے کہا کہ بریگیڈیئر جبار نے غیر قانونی طور پر ائرٹریفک کنٹرول کا قبضہ سنبھالا اور لوگوں کو اڑا دینے کی دھمکیاں دیں۔ ان کے خلاف دہشت گردی کی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ وکیل صفائی نے کہا کہ کراچی ائرپورٹ پر اترنے کی اجازت نہیں تھی تو طیارہ فیصل اور مسرور بیس پر بھی اتر سکتا تھا۔ ریکارڈ کے مطابق سات بجکر دس منٹ پر طیارے کو نواب شاہ اترنے کی اجازت دی گئی تھی۔ جنرل عثمانی کو منصوبے کا علم تھا۔ ان سے رابطہ نہ ہونے کے باعث طیارہ اتارا نہیں جارہا تھا۔

کنٹرول لائن پر گولہ باری

کنٹرول لائن پر پاکستان اور بھارت دونوں طرف سے گولہ باری جاری رہی۔ بھارت نے پاکستان کے چھ مورچے تباہ کرنے کا دعویٰ کیا۔ بھارتی کارروائی سے مکانات تباہ ہو گئے۔ ایک لڑکی سمیت 8۔ افراد شدید زخمی ہو گئے۔

جس دن عوام چاہیں گے

وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود احمد غازی نے کہا ہے کہ نفاذ شریعت میں امریکہ فرانس یا بھارت رکاوٹ نہیں عوام نفاذ شریعت کے بعد عائد ہونے والی ذمہ داری قبول کرنے کو تیار نہیں جس دن وہ تہیہ کر لیں گے شریعت نافذ ہو جائے گی۔ نفاذ شریعت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ عوام کو شریعت مطلوب ہی نہیں۔ اگر عوامی رائے کو منظم کئے بغیر محض قانون سازی کے ذریعے شریعت نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو معاشرہ اس پر شدید ردعمل ظاہر کرے گا۔

بغاوت ناکام ہو جاتی تو........

طیارہ کیس میں وکیل صفائی نے کہا ہے کہ میرا موقف یہ ہے کہ اگر بغاوت ناکام ہو جاتی تو طیارہ ایران لے جانے کا پروگرام تھا۔ طیارے کو بھارت بھیجنے کا آئیڈیا جہاز میں موجود افراد نے ڈسکس کیا۔ لیکن استغاثہ نے یہ الزام بھی نواز شریف پر لگا دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جنرل عثمانی سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے مشرف طیارہ کو فضا میں چکر لگواتے رہے۔

19 سیمنٹ فیکٹریوں میں ہڑتال

صدارتی آرڈیننس کے خلاف 19۔ سیمنٹ فیکٹریوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ 15۔ فیصد سیلز ٹیکس عائد کرنے کے حکومتی آرڈیننس کے خلاف احتجاجاً کارخانے بند کر دیئے گئے۔

4100 ڈاکٹر بھرتی کرنے کی منظوری

پنجاب حکومت نے دور دراز علاقوں کے عوام کو علاج معالجے کی بہترین سہولتیں فراہم کرنے کیلئے ڈاکٹروں، لیڈی ڈاکٹروں اور ماہرین صحت کی 4100 آسامیاں فوری طور پر پر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عوام واپس نہ آنے دیں

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ اگر حکمران امریکہ میں ذلت آمیز معاہدہ کریں تو عوام ان کو واپس نہ آنے دیں 6۔ ستمبر کو فوجی جوانوں نے لازوال قربانیاں دیں آج ایسے جرنیل مسلط ہیں جنہیں ملک کے جغرافیہ کا بھی علم نہیں۔

کرکٹ کھلاڑیوں کی طلبی

سندھ ہائی کورٹ نے میچ فکسنگ کے الزام میں ایک شہری کی درخواست پر قومی کرکٹ ٹیم کے آٹھ کھلاڑیوں کو 25۔ ستمبر کو طلب کر لیا ہے۔ شہری نے کہا ہے کہ ان کھلاڑیوں پر الزامات ثابت ہو چکے ہیں ان کے کھیلنے پر پابندی عائد کی جائے اور ان پر مقدمہ چلایا جائے۔

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ — فون 213158

دورہ نمائندہ الفضل
مکرم صفوان احمد صاحب ملک نمائندہ روزنامہ الفضل ربوہ شعبہ اشتہارات کی طرف سے اشتہارات کی ترغیب اور وصولی کیلئے آج کل فیصل آباد شہر کے دورہ پر ہیں۔ امراء، صدران، مربیان اور جملہ احباب جماعت اور کاروباری حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

دانتوں کا معائنہ مفت - عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد

روزانہ استعمال کی 117 ادویات
خصوصی رعایت کیساتھ

20ML	سپیشل شیشی	+ بریف کیس	1800/-
20ML	سپیشل شیشی	+ سادہ بکس	1500/-
10ML	سپیشل شیشی	+ بریف کیس	1500/-
10ML	PKP.	+ سادہ بکس	1000/-

عزیز ہومیوپیتھک — کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ
پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 212399

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا، اصفہان۔ شجر کار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس 12 لیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ

نورز جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61